بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ✦ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۸/۷۳ | اتوار ۹ ذوالحجہ ۱۴۰۴ھ ؛ ۱۶ تبوک ۱۳۶۳ ہش ؛ ۱۶ ستمبر ۱۹۸۴ء | نمبر ۲۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ ستمبر / تبوک۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:
"بلڈ پریشر زیادہ ہے۔ پیٹ میں تکلیف ہے اور کمزوری ہے۔"
احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولائے کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

دُعا کرنے والے کو چاہیئے کہ کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے

ساری نامرادیاں انسان کی اپنی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں

صبر کرنیوالے استقلال کیساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقاصد کو پا لیتے ہیں

"دُعا کے لئے سب سے اوّل اس امر کی ضرورت ہے کہ دُعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوءِ ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دُعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے دُعا کرنے والے تھک گئے ہیں جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے اور اس نامرادی نے یہاں تک بُرا اثر پہنچایا کہ دُعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دُعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئیں کیوں قبول نہ ہوئیں؟ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اُسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اُس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں جن پر خدا کی قوتوں اور طاقتوں کے متعلق بدظنی اور نامراد کرنے والی مایوسی بڑھ گئی۔ پس کبھی تھکنا نہیں چاہیئے۔

دُعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں ایک بیج بو آتا ہے۔ اب بظاہر تو یہ حالت ہے کہ اُس نے اچھے بھلے اناج کو مٹی کے نیچے دبا دیا۔ اُس وقت کوئی کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ دانہ ایک عمدہ درخت کی صورت میں نشو و نما پا کر پھل لائے گا۔ باہر کی دُنیا اور خود زمیندار بھی نہیں دیکھ سکتا کہ یہ دانہ اندر ہی اندر زمین میں ایک پودا کی صورت اختیار کر رہا ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانہ گل کر اندر ہی اندر پودا بننے لگتا ہے اور تیار ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس کا سبزہ اوپر نکل آتا ہے اور دوسرے لوگ بھی اُس کو دیکھ سکتے ہیں۔ اب دیکھو وہ دانہ جس وقت سے زمین کے نیچے ڈالا گیا تھا دراصل اُسی ساعت سے وہ پودا بننے کی تیاری کرنے لگ گیا تھا مگر ظاہر بین نگاہ اُس سے کوئی خبر نہیں رکھتی اور اب جبکہ اُس کا سبزہ باہر نکل آیا تو سب نے دیکھ لیا۔ لیکن ایک نادان بچہ اُس وقت یہ نہیں سمجھ سکتا کہ اُس کو اپنے وقت پر پھل لگے گا۔ وہ یہ چاہتا ہے کہ کیوں اُسی وقت اُس کو پھل نہیں لگتا مگر عقلمند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اُس کے پھل کا کونسا موقعہ ہے۔ وہ صبر سے اُس کی نگرانی کرتا ہے اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آجاتا ہے کہ جب اُس کو پھل لگتا ہے اور وہ پکا بھی جاتا ہے (باقی صفحہ ۸ پر)

● ربوہ ۱۴ تبوک / ستمبر۔ آج بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ دیا۔ خطبہ میں مولانا نے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دو نہایت پر انذار اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ جس میں موجودہ دنیا کی خستہ حالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے عذاب سے ڈرایا گیا تھا اور احباب جماعت پر زور دیا گیا تھا کہ وہ تقویٰ اور نیکی اور سعادت کی راہ اختیار کریں۔ اپنے دن رات دعاؤں اور گریہ و زاری میں بسر کریں۔ اور خدا کو پکاریں کیونکہ وہ خدا رحیم و کریم رونے والوں پر رحم فرماتا ہے اور مشکل اور مصیبت کا وقت ٹال دیتا ہے
مولانا نے فرمایا کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات اور قیمتی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے اور ہم میں سے ہر احمدی حضور کے ارشادات پر عمل کر کے حقیقی احمدی بن جائے۔ آمین!

● میں ان تمام بہن بھائیوں کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے میرے بھائی عزیزم حشمت اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری عظمت اللہ صاحب راجپوت ریٹائرڈ سیکشن آفیسر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔ میرے بھائی کینسر کی تکلیف کی وجہ سے ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد اب بفضل خدا روبصحت ہیں۔ احباب جماعت سے مزید دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر فہمیدہ منیر
فضل عمر ہسپتال ربوہ)

● انگلستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ لیمنگٹن سپا کے صدر جماعت احمدیہ عزیزم عبد الغفور صاحب تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے عزیز موصوف کی صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(غلام باری سیف۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل۔ دار الرحمت غربی ربوہ: قیمت ۵۰ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۹ ذی الحجہ ۱۴۰۴ھ

۱۶ تبوک ۱۳۶۳ ہش

انسان کی فطری کمزوری دور ہونے کا نسخہ

انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے اسے اللہ تعالےٰ نے جہاں اعلیٰ درجہ کی صلاحیتیں عطا کی ہیں وہاں اس کی فطرت میں ایک کمزوری بھی ودیعت کی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بھول جاتا ہے اور گناہ کی طرف مائل ہو کر خطا کر بیٹھتا ہے۔ اس کمزوری کا علاج اللہ تعالےٰ نے توبہ و استغفار کو قرار دیا ہے۔ یعنی انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر وقت توبہ و استغفار کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے اس کمزوری پر غالب آنے کے لئے قوت مانگتا اور اس کی مدد طلب کرتا رہے۔

توبہ و استغفار کی اہمیت اس امر سے ہی ظاہر و باہر ہے کہ ہر نبی نے اپنے متبعین کو توبہ اور استغفار کرنے کی تلقین کی اور ہر نبی اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کو بار بار نصیحت کرتا چلا گیا کہ وہ توبہ و استغفار سے کبھی غافل نہ ہوں اور انہیں دائمی شعار کے طور پر اپنائے رکھیں۔ مثال کے طور پر حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس بارہ میں جو نصیحت کی وہ خود اس کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ وَّ يُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝

(نوح آیات ۱۱ تا ۱۳)

اور میں نے ان سے کہا اپنے رب سے استغفار کرو وہ بڑا بخشنے والا ہے اگر تم توبہ کرو گے تو وہ برسنے والے بادل کو تمہاری طرف بھیجے گا اور مالوں اور اولاد سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لئے باغات اگائے گا اور تمہارے لئے دریا چلائے گا۔

پھر ھود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو یہی نصیحت کی انہوں نے انہیں مخاطب کر کے کہا:۔

وَ يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّ يَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝ (ھود آیت ۵۳)

اور اے میری قوم! تم اپنے رب سے بخشش مانگو پھر اس کی طرف (کامل) رجوع اختیار کرو جس کے نتیجہ میں وہ تم پر خوب برسنے والا بادل بھیجے گا اور تم کو طاقت کے بعد طاقت بخشے گا اور مجرم بن کر خدا سے منہ نہ پھیرو۔

اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام نے قوم ثمود کو مخاطب کر کے انہیں نصیحت کی:۔

فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ۝ (ھود آیت ۶۲)

تم اس سے بخشش طلب کرو اور اسکی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً قریب ہے اور دعائیں قبول کرنے والا ہے۔

پھر اہل مدین کو حضرت شعیب علیہ السلام نے استغفار اور توبہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں ان الفاظ میں نصیحت کی۔

وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ؕ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝ (ھود آیت ۹۱)

اور تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو۔ پھر اس کی طرف کامل رجوع اختیار کرو۔ میرا رب یقیناً بار بار رحم کرنے والا اور بہت ہی محبت کرنے والا ہے

اور آخر میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ قیامت تک آنے والی اقوام کو استغفار اور توبہ کو اپنا دائمی شعار بنانے کی ان پُر شوکت الفاظ میں نصیحت فرمائی

وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ يُؤْتِ كُلَّ ذِيْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝

(ھود آیت ۴)

تم اپنے رب سے بخشش مانگو اور اس کی طرف سچا رجوع کرو۔ تب وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا اور نیز ہر فضیلت والے شخص کو اپنا فضل عطا کرے گا اور اگر تم پھر جاؤ گے تو میں یقیناً تم پر ایک بڑے (ہولناک) دن کے عذاب (کے آنے) سے ڈرتا ہوں۔

ان آیات سے ظاہر ہے انسان کی فطری کمزوری دور ہونے اور گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ ہونے کا حتمی اور یقینی طریق ایک ہی ہے اور وہ ہے استغفار اور توبہ کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے دائمی شعار کے طور پر بخشش طلب کرنا اور اس کی طرف سچا رجوع اختیار کرنا۔ پھر استغفار اور توبہ کے نتیجہ میں انسان گناہوں کے ارتکاب سے ہی محفوظ نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالےٰ اسے عظیم الشان دینی اور دنیوی انعاموں سے بھی نوازتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ استغفار اور توبہ کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"توبہ و استغفار کرنی چاہیئے۔ بغیر توبہ اور استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ و استغفار کرو گے تو خدا بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالےٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تا کہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔ انسان کی فطرت میں دو طرح کا ملکہ پایا جاتا ہے۔ ایک تو کسب خیرات اور نیک کاموں کے کرنے کی قوت ہے اور دوسرے برے کاموں کو کرنے کی قوت اور ایسی قوت کو روکے رکھنا یہ خدا تعالےٰ کا کام ہے اور یہ قوت انسان کے اندر اس طرح سے ہوتی ہے جس طرح کہ پتھر میں ایک آگ کی قوت ہے۔ اور استغفار کے یہ معنی ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے کی قوت ظہور میں نہ آوے۔ انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے۔ اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنے بھی لئے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہو گئے ہیں ان کے بد نتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کر دے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔ بہر حال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے کہ وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔ یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں۔"

(الحکم جلد ۱۱ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء)

"مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ" (ابوداؤد)

جو شخص اس نیت سے غلہ جمع کرتا ہے کہ نرخ بڑھنے پر فروخت کرے تو وہ خطاکار ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صبر

عنایاتِ الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ

(مکرم ابوالمعظم محمد اشرف کاہلوں صاحب فیصل آباد)

حیاتِ انسانی مختلف ادوار سے گزر کر نقطۂ فنا تک پہنچتی ہے۔ کبھی آرام و آسائش کا زمانہ آتا ہے اور کبھی مصائب و آلام کا شکار رہتی ہے۔ ہر دو میں تنگی و کشادگی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقصدیت کا پہلو پنہاں ہے یہ حالات انسانی قویٰ کی نشوونما کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ اخلاقی قوتوں کے ظہور پذیر ہونے کا موقع انہی کے ذریعہ میسر آتا ہے بدوں اس کے معراجِ انسانیت کی تکمیل ناممکن تھی۔ عرصۂ خوشحالی و فارغ البالی میں جو اخلاقی خوبیاں منصۂ شہود پر آتی ہیں وہ مصائب و شدائد کے زمانہ میں پس پردہ چلی جاتی ہیں۔ اور ایامِ بلا کی اخلاقی طاقتیں منظرِ عام پر آجاتی ہیں۔ دونوں کا مقصدِ وحید انسان کے روحانی مقام و مرتبہ کو ظاہر کرنا ہے کامل روحانیت کی تصویر دھندلی رہتی اگر دونوں کیفیات وارد نہ ہوتیں۔ ایامِ کرب و بلا میں رضا بالقضا اور صبر جیسی بلند پایہ اخلاقی خوبیوں کا بھرپور مظاہرہ ہوتا ہے جس سے عنایاتِ خداوندی کے جذب کرنے کی سعادت عظمیٰ ملتی ہے اور منازل جذب و سلوک بآسانی طے ہو جاتی ہیں مصیبت میں جزع فزع فطرتِ انسانیہ کا طبعی تقاضا ہے۔ اور اس کے بعد انسان صبر اختیار کرتا ہے۔ لیکن ایسے صبر کو زمرہ اخلاق حسنہ میں شامل نہیں کر سکتے کیونکہ وقت زخموں کا مرہم ہے آخر انسان تھک ہار کر صبر و خاموشی اختیار کر ہی لیتا ہے۔ ایسا امر تو ضرورتاً واقع ہوا۔ یہ تو انسان کی طبعی حالت ہے۔ صبر کا مفہوم اس سے مختلف ہے حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ صبر کی تشریح و تعبیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے ایک صبر ہے جو اس کو ان مصیبتوں اور بیماریوں اور دکھوں پر کرنا پڑتا ہے جو اس پر ہمیشہ پڑتے رہتے ہیں۔ اور انسان بہت سے سیاپے اور جزع فزع کے بعد صبر اختیار کرتا ہے لیکن جاننا چاہیئے کہ خدا کی پاک کتاب کے رُو سے وہ صبر اخلاق میں داخل نہیں ہے بلکہ وہ ایک حالت ہے جو تھک جانے کے بعد ضرورتاً ظاہر ہو جاتی ہے یعنی انسان کی طبعی حالتوں میں سے یہ بھی ایک حالت ہے کہ وہ مصیبت کے ظاہر ہونے کے وقت پہلے روتا چیختا سر پیٹتا ہے آخر بہت سا بخار نکال کر جوش تھم جاتا ہے اور انتہا تک پہنچ کر پیچھے ہٹنا پڑتا ہے پس یہ دونوں حرکتیں طبعی حالتیں ہیں ان کو خلق سے تعلق نہیں۔ بلکہ اسکے متعلق خلق یہ ہے کہ جب کوئی چیز اپنے ہاتھ سے جاتی رہے تو اس چیز کو خدا تعالیٰ کی امانت سمجھ کر کوئی شکایت منہ پر نہ لاوے۔ اور یہ کہے کہ خدا کا تھا خدا نے لے لیا۔ اور ہم اس کی رضا کے ساتھ راضی ہیں"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۳۶۱ تا ۳۶۲)

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی صفتِ صبر کو ممتاز کرنے کے لیے تکالیف سماوی وارد کرتا ہے جن کا دوسرا مقصد انعاماتِ الٰہیہ سے نوازنا بھی ہے جو اس وادی پرخار سے بسلامتی گزر جاتے ہیں۔ صبر و استقلال اور استقامت و ثابت قدمی سے ہی ابتلاؤں میں کامیابی و کامرانی مقدر ہوتی ہے۔ روحانی مدارج کی تکمیل کے لیے تکالیفِ شرعیہ اور تکالیف سماوی کا آنا ضروری ہے جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اوّل تو انسان تشریعی احکام یعنی نماز، روزہ زکوٰۃ حج وغیرہ تکالیف شرعیہ کی پابندی سے جو کہ خدا کے حکم کے موجب خود بجا لاتا ہے مگر یہ امور چونکہ انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوتے ہیں اس لیے کبھی انمیں سستی اور تساہل بھی کر بیٹھتا ہے اور کبھی ان میں آسانی اور آرام کی صورت بھی پیدا کر لیتا ہے۔ لہٰذا دوسرا وہ طریق ہے جو براہِ راست خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان پر وارد ہوتا ہے اور یہی انسان کی اصل ترقی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ تکالیفِ شرعیہ میں انسان کوئی نہ کوئی راہ بچاؤ یا آرام و آسائش کی نکال لیتا ہے۔ دیکھو کسی کے ہاتھ میں تازیانہ دے کر اگر اُسے کہا جائے کہ اپنے بدن پر مارو۔ تو قاعدہ کی بات ہے کہ آخر اپنے بدن کی محبت دل میں آ ہی جاتی ہے۔ کون ہے جو اپنے آپ کو دکھ میں ڈالنا چاہتا ہے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے انسانی تکمیل کے واسطے ایک دوسری راہ رکھ دی اور فرمایا:۔

ولنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصٰبرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم آزماتے رہیں گے تمکو کبھی کسی قدر خوف بھیج کر۔ کبھی فاقہ سے، کبھی مال جان اور پھلوں پر نقصان وارد کرنے سے۔ مگر ان مصائب و شدائد اور فقر و فاقہ پر صبر کرکے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے والوں کو بشارت دے دو کہ ان کے واسطے بڑے بڑے اجر خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور اسی کے خاص انعامات مقدر ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۳ تا ۴۱۴)

ان مصائب کی فلاسفی بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ ظالم نہیں۔ جب کسی پر صدمہ سخت ہو اور وہ صبر کرے تو جتنا صدمہ ہوا اتنا ہی اس کا اجر بھی زیادہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ غفور و ستار ہے وہ انسان کو اس واسطے تکلیف نہیں پہنچاتا کہ وہ تکلیف اٹھا کر دین سے الگ ہو جائے۔ بلکہ تکالیف اس واسطے آتی ہیں کہ انسان آگے قدم بڑھائے۔ صوفیا کا قول ہے کہ ابتلاء کے وقت فاسق آدمی پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ لیکن صالح آدمی اور بھی قدم آگے بڑھاتا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۸۵)

صبر ایک ایسا عظیم خلق ہے کہ قرآن مجید میں اس کا ذکر ۹۰ مقامات پر آیا ہے اور ۱۶ مقامات پر صبر کی تعریف و توصیف بیان ہوئی ہے۔ صبر کے لغوی معنی "روکنے" اور "سہارنے" کے ہیں معروف معنوں میں صبر سے مراد ہے اپنے نفس کو اضطراب و پریشانی سے روکنا استقامت و ثابت قدمی، استقلال، پامردی اور دل کی مضبوطی سے جملہ پریشانیوں پر قابو پانا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے "والصٰبرین علی ما اصابھم" (حج - ۵)

یعنی جو کچھ ان کو تکلیف اور صدمہ پہنچتا ہے اس پر وہ صبر کرنے والے ہیں۔ قرآن پاک میں متقی کی ایک صفت "صابر" بھی بتائی گئی۔ وہ اپنے عمل و کردار سے زمرۂ صابرین میں داخل ہو جاتا ہے صابرین کی زندگی کا شمار بہترین زندگی میں ہوتا ہے کیونکہ صدمات و دکھوں میں ایک حلاوت پاتے ہیں اور یہی ایام قربِ خداوندی کا ذریعہ و وسیلہ ہوتے ہیں۔ انسانی روح ماہی بے آب کی مانند تڑپ کر اور گداز ہو کر آستانۂ خدا پر جھکتی ہے جس سے رحمتِ خداوندی ماں سے بھی ان گنت گنا بڑھ کر جوش میں آتی ہے اور اپنے نشانوں کی مدد سے دنیا پر یہ عملاً ظاہر کر دیتی ہے کہ "انّ اللہ مع الصٰبرین" (بقرہ) اللہ تعالیٰ صابرین کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی جو قادر و توانا اور قوی و عزیز ہے اور احکم الحاکمین بھی ہے اس کی رضا جب شاملِ حال ہوتی ہے تو تمام دکھ صدمے اور کرب و بلا کے لمحات جنت گاہ بن جاتے ہیں۔ اس لیے کہ پھر صابرین تمام تکالیف کو بہ رضائے الٰہی برداشت کرتے ہیں اور وعدہ نصرتِ الٰہی ان کے عزموں کو جواں اور ان کے ارادوں کو غیر متزلزل بنا دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت عمرؓ نے فرمایا "ہمنے صبر میں بہترین زندگی پائی ہے" انبیاء کرامؑ اور ان کے ماننے والوں پر سختیوں اور مصیبتوں کے پہاڑ توڑے گئے۔ ظلم کا ہر تیر ان پر چلایا گیا۔ لیکن یہ لوگ ثابت قدم نکلے ظلم کے تیروں اور ایذا رسانی کی تلواروں سے اپنے سینے زخمی کروا لیے بے صبری کا ہرگز مظاہرہ نہیں کیا۔ صبر کی بلند اور مضبوط چٹان پر سختی سے کھڑے رہے تا وقتیکہ نصرتِ الٰہی نے ببانگِ دہل کہا "واللہ یحب الصٰبرین" (آل عمران) پھر کیا ہوا؟ عنایات و انعاماتِ الٰہیہ کی بارش شروع ہو گئی اور دنیا کے دھتکارے ہوئے عزت و اعزاز کے اعلیٰ مقام پر فائز کیے گئے یہ سب کچھ صبر کا نتیجہ ہی تھا۔ اس لیے کسی بھی موقعہ پر صبر کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہیئے حدیث میں آتا ہے کہ سرورِ کائناتؐ نے صبر کے متعلق فرمایا:۔ "الصبر ردائی صبر میرا ردا بچھونا ہے"۔ احادیث مبارکہ میں بکثرت صبر کے بارے میں ذکر آیا ہے۔ چند پیش خدمت ہیں تا ظاہر ہو کہ عنایاتِ الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ صبر ہی ہے (۱) بھلائیوں کے سمیٹنے والا عطیہ۔ "جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اُسے صبر دے گا اور صبر سے زیادہ بہتر اور بہت ہی بھلائیوں کو سمیٹنے والا عطیہ اور کوئی نہیں۔" (بخاری و مسلم)

۲۔ گناہوں کا کفارہ: "مومن مردوں اور عورتوں پر وقتاً فوقتاً آزمائشیں آتی رہتی ہیں۔ کبھی خود اس پر مصیبت آتی ہے۔ کبھی اس کا لڑکا مر جاتا ہے۔ اور کبھی اس کا مال برباد ہو جاتا ہے۔ یہانتک جب وہ اپنے اللہ سے ملاقات کرتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہوتا۔ (ترمذی)

دوسری حدیث پاک میں آتا ہے:۔

"کہ جب کسی شخص کو کوئی قلبی تکلیف، کوئی جسمانی بیماری، کوئی دکھ اور غم پہنچتا ہے اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے یہانتک کہ اگر اُسے ایک کانٹا بھی چبھتا ہے تو وہ بھی اس کے گناہوں کی معافی کا سبب بنتا ہے۔"

(بخاری و مسلم)

۳۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ۔

آزمائش جتنی سخت ہوگی۔ اتنا ہی بڑا انعام ہوگا اللہ تعالیٰ جب کسی گروہ سے محبت کرتا ہے تو اُسے آزمائش میں ڈالتا ہے۔ جو شخص اس ابتلاء میں بھی راضی رہا۔ اس سے اللہ تعالیٰ راضی رہا۔ اور جس شخص نے ناراضگی ظاہر کی اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوگیا۔"

ایک اور موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"واعلم ان النصر مع الصبر"

جان لو صبر سے ہی نصرت آتی ہے غرضکہ صبر عنایات الٰہیہ اور نصرتِ مولیٰ کریم کا ذریعہ ہے پھر صبر سے ہی دعا کی عظیم الشان قوت پیدا ہوتی ہے جو تمام مشکلات و مصائب کی کنجی ہے۔ جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"صبر سے جو عظیم الشان قوت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دعا کی قوت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تم محض اپنی باتوں پر اور اپنے نیک اعمال پر انحصار نہ کرنا۔ جب ان باتوں پر صبر کرو گے پھر بھی تمہیں دکھ دیئے جائیں گے۔ اور وہ صبر لازماً دعاؤں میں ڈھلے گا اور وہ دعائیں عظیم الشان نتیجہ پیدا کریں گی چنانچہ حضرت مسیح موعود نے یہ جو فرمایا کہ عرب کے بیابان میں جو ایک ماجرا گزرا کہ صدیوں کے مردے زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے الٰہی رنگ پکڑ گئے جانتے ہو وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی دعائیں ہی تو تھیں۔ ایسی دعائیں صبر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔"

(الفضل ۱۵ مئی ۱۹۸۳ء)

"ولنبلونکم" میں معرفت حقہ کا ایک نہایت لطیف نکتہ پوشیدہ ہے۔ جو حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاول اسی لفظ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس کے معنی ہیں ضرور ضرور ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم تمہیں انعام دینا چاہتے ہیں مگر تھوڑا سا خوف دے کر ....." (ضمیمہ اخبار بدر نمبر ۲۲ جلد ۸ ۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء)

معلوم ہوا کہ جن چیزوں کے حوالے سے اللہ تعالیٰ ہماری آزمائش کرنا چاہتا ہے تا "معیار صبر" دیکھے۔ اور کامیابی کی صورت میں پھر ان اشیاء کو بطور انعام بھی واپس لوٹا دیتا ہے۔ خوف کو امن میں، جوع کو خوشحالی میں، اموال میں کمی کو بہتات کی صورت میں کثرتِ اولاد اور زیادتی پھلوں کا نتیجہ ثمرات کی کمی کا دوسری شکل ظہور پکڑتی ہے۔ یہ خاص عنایات ربانی ہوتی ہیں۔ جو صبر کے بدلہ کے طور پر صابرین کو اللہ تعالیٰ بطور انعام نوازتا ہے انہی نعماء کریمہ کو اگلی آیت میں لفظ "صلوٰت" سے تعبیر کیا گیا ہے اور علاوہ ازیں اس کے "رحمت کی زیادت بھی کی گئی ہے کہ صابرین کو جہاں خاص انعامات سے نوازا جاتا ہے وہاں وہ رحمتِ عام سے بھی برابر حصہ لیتے رہتے ہیں۔ یعنی رحمت عام اور خاص دونوں کے وہ وارث بنتے ہیں۔ اس لیے بجا طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ عنایاتِ الٰہیہ کے حصول کا ذریعہ "صبر" ہے۔ صبر کے عظیم ثمرات سے خدا تعالیٰ سب کو نوازے آمین ثم آمین۔

"لَا یَجْتَمِعُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَلْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ" (مسلم)

کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اعلانِ نکاح:

مورخہ ۳۱ اگست کو نماز جمعہ کے بعد عزیزم مکرم مبشر احمد ملک ابن مکرم ملک غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ نائب امیر جماعت احمدیہ ساہیوال شہر کے نکاح بہمراہ عزیزہ مکرمہ سیدہ ریحانہ شیریں صاحبہ بنت مکرم سید مبشرات احمد صاحب ساہیوال کا اعلان محترم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال نے مبلغ ۲۵ ہزار روپے حق مہر پر کیا۔

عزیزہ ریحانہ شیریں صاحبہ حضرت حافظ حاجی ڈاکٹر شفیع احمد صاحب محقق دہلوی کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جوڑ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین!

(میاں محمد عاشق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال شہر)

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ سیرت خود بیان فرمودہ واقعات:

صدق کی برکت سے بلا سے نجات

"اس عاجز نے ..... آریوں کے مقابل پر ایک عیسائی کے مطبع میں جس کا نام رلیا رام تھا اور وہ وکیل بھی تھا اور امرتسر میں رہتا تھا اور اس کا ایک اخبار بھی نکلتا تھا ایک مضمون بغرض طبع ہونے کے ایک پیکٹ کی صورت میں جس کی دونوں طرفیں کھلی تھیں بھیجا اور اس پیکٹ میں ایک خط بھی رکھ دیا۔ چونکہ خط میں ایسے الفاظ تھے جن میں ..... دوسرے مذاہب کے بطلان کی طرف اشارہ تھا اور مضمون کے چھاپ دینے کے لئے تاکید بھی تھی اس لئے وہ عیسائی مخالفت مذہب کی وجہ سے افروختہ ہوا اور اتفاقاً اس کو دشمنانہ حملہ کے لئے یہ موقع ملا کہ کسی علیحدہ خط کا پیکٹ میں رکھنا قانوناً ایک جرم تھا جس کی اس عاجز کو کچھ بھی اطلاع نہ تھی اور ایسے جرم کی سزا میں قوانین ڈاک خانہ کی رُو سے پانسو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ تک قید ہے۔ سو اس نے مخبرین کرا کر ان ڈاک سے اس عاجز پر مقدمہ دائر کرا دیا۔ اور قبل اس کے جو مجھے اس مقدمہ کی کچھ اطلاع ہو رؤیا میں اللہ تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ رلیا رام وکیل نے ایک سانپ میرے کاٹنے کے لئے مجھ کو بھیجا ہے اور میں نے اسے مچھلی کی طرح تل کر واپس بھیج دیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر وہ مقدمہ جس طرز سے عدالت میں فیصلہ پایا وہ ایک ایسی نظیر ہے جو وکیلوں کے کام آسکتی ہے۔ غرض میں اس جرم میں صدر ضلع گورداسپور میں طلب کیا گیا۔ اور جن جن وکلاء سے مقدمہ کے لئے مشورہ لیا گیا انہوں نے یہی مشورہ دیا کہ بجز دروغ گوئی کے اور کوئی راہ نہیں اور یہ صلاح دی کہ اس طرح اظہار دے دو کہ ہم نے پیکٹ میں خط نہیں ڈالا۔ رلیا رام نے خود ڈال دیا ہوگا۔ اور نیز بطور تسلی دہی کے کہا کہ ایسا بیان کرنے سے شہادت پر فیصلہ ہو جائے گا۔ اور دو جھوٹے گواہ دے کر بریت ہو جائے گی۔ ورنہ صورتِ مقدمہ سخت مشکل ہے اور کوئی طریق رہائی نہیں۔ مگر میں نے ان سب کو جواب دیا کہ میں کسی حالت میں راستی کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ جو ہوگا سو ہوگا۔ تب اسی دن یا دوسرے دن مجھے ایک انگریز کی عدالت میں پیش کیا گیا اور میرے مقابل پر ڈاک خانجات کا افسر بحیثیت سرکاری مدعی ہونے کے حاضر ہوا۔ اس وقت حاکم عدالت نے اپنے ہاتھ سے میرا اظہار لکھا اور سب سے پہلے مجھ سے یہی سوال کیا کہ کیا یہ خط تم نے اپنے پیکٹ میں رکھ دیا تھا۔ اور یہ خط اور یہ پیکٹ تمہارا ہے۔ تب میں نے بلا توقف جواب دیا کہ یہ میرا ہی خط ہے اور میں نے اس خط کو پیکٹ کے اندر رکھ کر روانہ کیا تھا مگر میں نے گورنمنٹ کی نقصان رسانی محصول کے لئے بدنیتی سے یہ کام نہیں کیا بلکہ میں نے اس خط کو اس مضمون سے کچھ علیحدہ نہیں سمجھا اور نہ اس میں کوئی رنج کی بات تھی۔ اس بات کو سنتے ہی خدا تعالیٰ نے اس انگریز کے دل کو میری طرف پھیر دیا۔ اور میرے مقابل پر افسر ڈاکخانجات نے بہت شور مچایا اور لمبی لمبی تقریریں انگریزی میں کیں جن کو میں نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اس قدر سمجھتا تھا کہ ہر یک تقریر کے بعد زبانِ انگریزی میں وہ حاکم نوٹ کر کے اُس کی سب باتوں کو رد کر دیتا تھا۔ انجام کار جب وہ افسر مدعی اپنے تمام وجوہ پیش کر چکا اور اپنے تمام بخارات نکال چکا تو حاکم نے فیصلہ لکھنے کی طرف توجہ کی اور شاید سطر یا ڈیڑھ لکھ کر مجھ کو کہا کہ اچھا آپ کے لئے رخصت یہ سن کر میں عدالت کے کمرہ سے باہر ہوا اور اپنے محسن حقیقی کا شکر بجا لایا جس نے ایک انگریز افسر کے مقابل پر مجھ کو یہی فتح بخشی اور میں خوب جانتا ہوں کہ اس وقت صدق کی برکت سے خدا تعالیٰ نے اس بلا سے مجھ کو نجات دی۔ میں نے اس سے پہلے یہ خواب بھی دیکھی تھی کہ ایک شخص نے میری ٹوپی اتارنے کے لئے ہاتھ مارا۔ میں نے کہا۔ کیا کرنے لگا ہے تب اس نے ٹوپی کو میرے سر پر ہی رہنے دیا اور کہا کہ خیر ہے خیر ہے۔"

(روحانی خزائن جلد پنجم صفحہ ۲۹۷ تا ۲۹۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمتِ قرآن کے دس طریق

(مکرم حافظ فرید احمد خالد صاحب ابن مکرم حمید احمد خالد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

اے بے خبر بہ خدمت فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند
(المسیح الموعود)

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وعدہ فرمایا ہے
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ۔
کہ ہم نے ہی قرآن مجید کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس وعدۂ الٰہی کا ظہور ہر زمانہ اور ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔ قرآن مجید کی لفظی و معنوی حفاظت کرنے کے لئے ہر زمانہ میں صدہا مردانِ خدا موجود رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہر لحاظ سے قابلِ قدر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔

دورِ حاضر میں جو بے انتہا مادیت کا دور ہے اکثر لوگ قرآن مجید سے غافل ہو گئے ہیں اس کی عظمتوں اور حقیقتوں سے بے پرواہ ہو گئے ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ کی طرف بھی ان کی پوری توجہ نہیں ہوتی اور اس کے معنی سے بھی وہ غافل ہیں اور عملی طور پر قرآن مجید کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود نے نہایت مؤثر انداز میں قرآن مجید کے حسن و جمال کو بیان فرمایا۔ اس کی قومی اور عملی خوبیوں کے چہرہ سے پردہ اٹھایا۔ نظم و نثر میں قرآن مجید کے کمالات کو بیان فرمایا جس کے نتیجہ میں قرآن مجید کی محبت دلوں میں جاگزیں ہو گئی۔ اور احمدی اس منثور اور منظوم کلام کو والہانہ دہرانے لگے حتیٰ کہ غیر احمدی پڑھے لکھے لوگ بھی تعریف قرآن مجید میں ان اشعار کو شوق سے پڑھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود کی تعلیم کے نتیجے میں جماعت احمدیہ کے ذریعے قرآن مجید کی تعلیم و تعلم کا غیر معمولی سلسلہ جاری ہوا باقاعدہ درس تدریس ہونے لگے۔ قرآن کریم کے تراجم ہونے لگے۔ انفرادی اور جماعتی طور پر قرآن مجید سے قلبی تعلق کے نتیجہ میں اس کی اشاعت کا خاص ولولہ پیدا ہو گیا۔ اس کے فضائل و کمالات کو غیر مسلم حلقوں تک پہنچایا جانے لگا اور یہ سلسلہ ہنوز وسیع تر ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود نے نہایت درد کے ساتھ ایک جگہ فرمایا ہے

اے بے خبر! بہ خدمتِ فرقاں کمر ببند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

کہ اے بے خبر! انسان قرآن مجید کی خدمت کے لئے کمر ہمت باندھ لے اور یہ خدمت غیر معمولی کوشش کے ساتھ سرانجام دیتا رہ۔ قبل اس کے کہ یہ آواز بلند ہو کہ فلاں شخص فوت ہو گیا ہے اب موجود نہیں ہے۔ اس میں آپ نے ہر مخاطب کو تحریک کی ہے کہ اپنی زندگی کے ایام کو غنیمت جان کر اپنی خدمت قرآن میں صرف کی جائے۔

ہمیں سوچنا چاہیئے کہ خدمتِ قرآن کن کن طریقوں سے ہو سکتی ہے اور ان سب طریقوں کو اختیار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ غور کیا جائے۔ تو خدمت قرآن مجید کے مندرجہ ذیل دس طریقے واضح ہیں:۔

اوّل:۔ ہم خود قرآن مجید کو پڑھیں صحیح طور پر پڑھیں اور بالالتزام پڑھیں محبت اور عشق سے پڑھیں۔ یہ سمجھ کر پڑھیں کہ رب کریم کا کلام ہے۔

دوم:۔ قرآن مجید کے معنے کو سمجھیں اس کی آیات پر تدبر کرتے رہیں۔ کوشش کریں کہ پورے طور پر قرآن مجید سے ربط پیدا ہو۔

سوم:۔ قرآن مجید میں جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان پر عمل کریں اور جن کاموں سے منع کیا گیا ہے ان سے بچیں۔ گویا ہم قرآنی تعلیم کا مجسم عملی نمونہ بن جائیں۔ قرآن کریم کی یہ خدمت درحقیقت انسان کی نجات کی راہ ہے اور اس میں خود انسان کا فائدہ ہے۔

چہارم:۔ قرآن کریم اپنی بیویوں اور بچوں کو پڑھائیں۔ کوشش کرتے رہیں کہ گھر کے جملہ افراد قرآن کریم صحیح پڑھنے والے ہوں اور روزانہ باقاعدگی سے اس کی تلاوت کرتے ہوں۔ گویا ہر احمدی گھر قرآن مجید کی آیات سے گونج رہا ہو اور ہر گھر میں اس کی تعلیم پر عمل ہو رہا ہو۔

پنجم:۔ قرآن مجید کا پیغام غیر مسلموں تک پہنچایا جائے جس کی ایک راہ تو یہ ہے کہ اس کا ترجمہ ان کی زبانوں میں کیا جائے اور زبانی یا تحریری طور پر ان تک پہنچایا جائے۔ دوسری راہ یہ ہے کہ اس کی زریں تعلیمات خوبصورت انداز میں ان پر واضح کی جائیں۔ تیسری راہ یہ ہے کہ قرآنی احکام پر عمل پیرا ہو کر ان کے سامنے پرکشش نمونہ پیش کیا جائے۔

ششم:۔ قرآن مجید کے درس و تدریس کے انتظامات مدارس میں باقاعدہ طور پر کئے جائیں۔ ان درسوں میں قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا بھی انتظام ہو اور قرآن مجید کا ترجمہ پڑھانے کا بھی بندوبست ہو اور ان درسوں کو خاص نگرانی سے جاری کیا جائے۔ اور ان کے افادہ کو عام کیا جائے۔ قرب و جوار کے لوگوں کو اس میں شمولیت کی ترغیب دی جائے۔

ہفتم:۔ مخالفین اسلام اور نام نہاد محققین قرآن مجید کے حقائق پر جو اعتراض کرتے ہیں یا جو تحقیق کرنے والے غیر مسلم بعض امور کی وضاحت چاہتے ہوں ان کو تسلی بخش جواب دیئے جائیں۔ اور دلائل و براہین سے انہیں مطمئن کیا جائے۔ ایسے اعتراضات و سوالات کی تحقیق و اطمینان بخش جوابات تمام ممالک میں شائع کئے جائیں۔

ہشتم:۔ قرآن مجید نے زمانہ ماضی کے جو واقعات بطور نصیحت و عبرت ذکر فرمائے ہیں اور مکذبین کی سرکشی پر ان کے لئے جن سزاؤں کو بیان فرمایا ہے ان کو پوری تفصیل سے اور ناصحانہ انداز میں منکرین کے سامنے پیش کیا جائے جس میں تحقیق اور ہمدردی کا رنگ غالب ہو۔ اس سے قرآن مجید کی عظمت بھی ظاہر ہو گی۔ اور لوگوں کو اپنے نفوس کی اصلاح کا موقع بھی ملے گا۔

نہم:۔ قرآن مجید کا نزول عربی زبان میں ہوا ہے۔ قرآن مجید کا حقیقی اور پورا علم عربی زبان کو جانے بغیر ممکن نہیں اس لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے اس کی خدمت و اشاعت کی خاطر عربی زبان کو اچھی طرح سمجھا جائے۔

عربی زبان اپنی ذات میں فصیح ترین زبان ہے اسے اُمّ الالسنہ ہونے کا مقام بھی حاصل ہے۔ قرآن پاک کا نزول بے مثال اور اعلیٰ ترین زبان میں اور بے نظیر انداز میں ہوا۔ اس لئے پورے طور پر فہم قرآن مجید کے لئے عربی زبان کا جاننا لازمی ہے۔ پس خدمت قرآن کریم کے لئے عربی زبان سیکھی جائے اور اس پر ہر لحاظ سے عبور حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

دہم:۔ قرآن کریم اعلیٰ اور کامل روحانی تعلیمات پر مشتمل ہونے کے علاوہ نہایت عظیم پیشگوئیاں بھی اپنے دامن میں رکھتا ہے۔ بہت سی پیشگوئیاں وقتاً فوقتاً پوری بھی ہوتی رہتی ہیں۔ ان میں سے بیشتر کا تعلق ہماری دنیوی زندگی سے ہے ہر پیشگوئی کا ظہور اور تحقیق قرآن مجید کی صداقت کا ایک درخشندہ ثبوت ہے ان پیشگوئیوں کا علم بھی حاصل کرنا چاہیئے اور پھر ان کے پورا ہونے کی تمام صورتوں اور واقعات سے آگاہ ہونا چاہیئے گویا اسے ماضی کی تاریخ کے علاوہ زمانہ کے حالات سے بھی واقف ہونا ضروری ہے اس کا فرض ہے کہ واقعاتِ زندگی سے قرآن مجید کی صداقتوں کو لوگوں کے ذہن نشین کرتا رہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس آسمانی نور سے منور ہو سکیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم خدمتِ قرآن مجید کیلئے کمربستہ رہیں اور خدمت قرآن کریم کے جتنے طریقے ہمیں معلوم ہو سکیں اور ہم ان پر عمل کر سکیں ہم ان پر عمل پیرا ہوں۔ تاکہ اس دنیا سے جانے سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں اور سرخرو ہو کر اس کے سامنے پیش ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔ آمین۔

درخواست ہائے دُعا

○ میرا بھائی عزیزم مکرم کریم اللہ بعارضہ قلب بیمار ہے۔ ۲۴ ستمبر کو سی۔ ایم۔ ایچ راولپنڈی میں دل کا آپریشن ہونے والا ہے
(نعیم اللہ کارکن دارالضیافت ربوہ)

○ خاکسار کی اہلیہ رشیدہ بیگم عرصہ پانچ ماہ سے شدید طور پر بیمار ہیں۔
(بشیر احمد ڈھوبنیکے)

○ میری اہلیہ بعارضہ بخار ایک ماہ سے بیمار ہیں۔
(حکیم محمد عبداللہ باجوہ۔ ظفر وال)

○ میرے والد محترم شیخ ممتاز رسول صاحب چند روز سے بخار میں مبتلا ہیں۔
(منصورہ شاہین ربوہ)

○ عزیزم عمر وقاص بعمر ڈھائی سال ایک مہینے سے بیمار ہے۔ مرض کی ابھی تک تشخیص نہیں ہو سکی۔
(محمد اشرف دارالرحمت شرقی ب)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ

فری کوچنگ کلاس ۱۹۸۴ء

حسب سابق امسال بھی موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ایف۔ اے، ایف، ایس۔سی کے طلباء کے لیے فری کوچنگ کلاس، رجولائی سے ۱۱ راگست ۱۹۸۴ء تک شعبہ امور طلبہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ کلاس کا افتتاح مکرم مرزا محمد الدین صاحب ناز نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مورخہ ۷ رجولائی کو دعا کے ساتھ کیا تھا۔

امسال پہلی مرتبہ طلبہ سے باقاعدہ رجسٹریشن فارمز پُر کروائے گئے۔ انہیں رولنمبرز الاٹ کرنے کے بعد میڈیکل نان میڈیکل اور آرٹس گروپ میں تقسیم کر دیا گیا۔ کلاس کا ۷ رجولائی کو ہی باقاعدہ آغاز ہو گیا تھا۔ روزانہ صبح ساڑھے سات بجے سے ۱۱ بجے تک کلاسز ہوتی رہیں۔ جن میں سے انگریزی ڈنرز، نظم، گرائمر، فزکس کیمسٹری، بیالوجی، ریاضی، معاشیات، شماریات اور دینی معلومات پڑھائی جاتی رہیں۔ امسال پہلی مرتبہ معلومات عامہ کے مختلف موضوعات پر بھی لیکچرز کا انتظام کیا گیا جسے طلبہ کی طرف سے بے حد سراہا گیا اور ان کی معلومات میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ کلاس میں طلبہ کو فزکس کے بعد اہم پریکٹیکلز بھی کروائے گئے۔ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی طلبہ کے ٹیسٹ لیے گئے۔ چنانچہ ہر مضمون کے دو تحریری امتحان بالترتیب ۱۶ رجولائی تا ۱۹ رجولائی اور ۲ راگست تا ۶ راگست منعقد ہوئے۔ امتحانات کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا گیا۔ اور دونوں امتحانات کے نتائج طلبہ کے گھروں میں ان کے والدین کو بذریعہ ڈاک بھی بھجوائے گئے۔ طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے مجموعی طور پر اوّل اور دوم آنے والے طلبہ کو انعامات کا حقدار قرار دیا گیا۔ امسال کلاس میں کل ۵۸ طلباء نے شرکت کی اور کلاس سے استفادہ کیا۔ منتظمین کے علاوہ اساتذہ کے فرائض بھی بیشتر سینیئر کلاسز کے طلبہ نے ادا کیے جو نہایت پیار اور ذوق و شوق سے رضا کارانہ طور پر پڑھاتے رہے۔

کلاس کی انتظامیہ مندرجہ ذیل احباب پر مشتمل تھی۔

منتظم اعلیٰ - حبیب الرحمٰن زیروی

ایڈیشنل منتظم اعلیٰ - محمد احمد اشرف صاحب

نائب منتظم اعلیٰ - انور رشید صاحب

منتظم تدریس - خالد بلال احمد صاحب

نائب منتظم تدریس - اکبر احمد صاحب

منتظم عمومی - سلطان احمد مبشر صاحب

منتظم امتحانات - خالد بلال احمد صاحب

اساتذہ کرام:-

انگریزی: محترم بشیر احمد خان صاحب، محترم عبدالجلیل صادق صاحب، محترم کریم الدین احمد صاحب۔

ریاضی: مبشر احمد طارق صاحب، محمد احمد صاحب

بیالوجی: مہدی علی صاحب، سید طاہر احمد صاحب رشید احمد خالد صاحب

کیمسٹری: سلطان احمد مبشر صاحب، حافظ بشارت احمد صاحب، محمد ایوب صابر صاحب

فزکس: اظہر اقبال سیفی صاحب

معاشیات - خالد بلال احمد صاحب

شماریات - مجید احمد صاحب

دینی معلومات - عبدالماجد طاہر صاحب، فضل احمد شاہد صاحب

جنرل نالج: - محمد احمد اشرف صاحب، محمد اکرم خالد صاحب، سلطان احمد مبشر صاحب مہدی علی صاحب

کوچنگ کلاس کی اختتامی تقریب مورخہ ۱۱ راگست ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ ساڑھے نو بجے ایوان محمود میں محترم محمود احمد صاحب شاہد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محمد احمد اشرف صاحب نے کلاس کی مختصر رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں بہترین طالب علم "سید مشہود احمد صاحب" نے کلاس کے بارے میں اپنے تأثرات بیان کیے۔ ازاں بعد مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر تعلیم نے ہر مضمون میں اوّل، دوم آنے والے طلباء اور اساتذہ و منتظمین کو انعامات حسن کارکردگی تقسیم فرمائے۔ اور طلبہ کو اپنے خطاب سے نوازا۔ آپ نے موجودہ حالات میں احمدی طلبہ کو خصوصیت کے ساتھ اپنی پوری توجہ تعلیم کی طرف مرکوز کرنے کی تاکید فرمائی اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ مامور زمانہ کی علم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کے بارہ میں پیشگوئی کے مصداق آپ لوگ قرار پائیں۔

مہمانِ خصوصی کے خطاب کے بعد صدر اجلاس محترم محمود احمد صاحب شاہد نے جملہ منتظمین و اساتذہ کرام کا شکریہ ادا کیا۔ محترم صدر صاحب نے کوچنگ کلاس کے مقاصد بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کلاس کے اجراء کے دراصل دو بڑے مقاصد تھے۔ ایک طلبہ کو تعلیمی راہنمائی فراہم کرنے کی ہر ممکن سعی کرنا اور دوسرے تعطیلات کے دوران بیرونی شہروں سے ربوہ آئے ہوئے سینیئر طلبہ کے وقت کا احسن استعمال اور آئندہ عملی زندگی کے لیے ٹریننگ کا ایک بہترین موقع فراہم کرنا۔ نیز کالج کے رسمی ماحول سے مختلف اساتذہ اور طلبہ کے درمیان بے تکلفی کی فضاء پیدا کرنا تاکہ طلبہ کو اپنے تعلیمی مسائل اساتذہ سے حل کروانے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

تقریب کے اختتام پر مہمانِ خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ناظر تعلیم نے کلاس کے بہترین نتائج کے لیے اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد جملہ حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔ اس طرح کوچنگ کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

فری کوچنگ کلاس برائے ایف۔ایس۔سی ایف۔اے منعقدہ جولائی - اگست ۱۹۸۴ء کے امتحانات میں مجموعی طور پر نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء مندرجہ ذیل ہیں:-

	اوّل	دوم
انگریزی۔	مرزا حبیب الرحمٰن	منظور الحق شمس
بیالوجی۔	سید مشہود احمد	منور احمد چوہدری
ریاضی	توفیر احمد خان	فاروق احمد عمر
کیمسٹری۔	سید غلام احمد فرخ	منور احمد چوہدری
فزکس:-	سید مشہود احمد	منور احمد چوہدری
معاشیات:-	طاہر ضیاء	خالد محمود بٹ
شماریات:-	داؤد احمد	منظور الحق شمس

جنرل نالج:- سید مشہود احمد۔ سید غلام احمد فرخ فرید احمد بدر

مجموعی کارکردگی کے لحاظ سے سید مشہود احمد بہترین طالب علم قرار پائے۔

اعلانِ گمشدگی:

میں اقصیٰ روڈ پر ایک کپڑے کی دکان پر کپڑا خرید کر گھر لے جانا بھول گئی۔ یہ کپڑا بعض اور عورتیں لے گئیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ عورتیں وہ کپڑا واپس لے کر آئیں اور دکاندار کو بتا رہی تھیں کہ یہ کپڑا ہم غلطی سے لے گئی ہیں۔ وہ بہنیں یہ اعلان پڑھیں تو وہ کپڑا مجھے مندرجہ ذیل ایڈریس پر پہنچا دیں۔

(فرحت اسلم دارالیمن شرقی ۴ مومن کلاتھ ہاؤس گول بازار ربوہ)

تبدیلی سائیکل

کوئی دوست نظارت ہذا کا سائیکل سہراب نمبر 0798227 عبدالکریم صاحب آئرن مرچنٹ گول بازار کی دکان سے اپنے سائیکل نمبر 58630 کے ساتھ تبدیل کر کے لے گئے ہیں۔ متعلقہ دوست نظارت کا سائیکل واپس کر کے اپنا سائیکل لے جائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (مقامی) ربوہ)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کئی سال سے بیمار چلا آ رہا ہے ہر لحاظ سے کمزوری ہے۔ بینائی بھی کمزور ہے۔ طرح طرح کی پریشانیاں بھی لاحق ہیں۔

(ماسٹر امیر عالم۔ شیخوپورہ)

- خاکسار آج کل بعض گھریلو پریشانیوں میں مبتلا ہے۔

(ملک عبید اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ)

- میرے داماد اعجاز احمد بازو کے کامیاب اپریشن کے بعد گھر واپس آ گئے ہیں۔ ابھی پوری طرح آرام نہیں آیا۔

(میاں خیر محمد احمدی سڈیرہ غازیخان)

- عید الاضحیہ سے ایک روز پیشتر سوزش معدہ اور تبخیر کی وجہ سے بیمار ہو گیا تھا۔ اب آرام ہے۔ نیز دائیں گھٹنے میں تکلیف ہے۔ (صوفی محمد ابراہیم جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)

- میرے ہم زلف صوفی محمد امین صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ نیز خاکسار بھی ان دنوں بیمار ہے۔

(محمد جمیل معرفت سردار برادرز ٹیلرز۔ ربوہ)

- خاکسار کے ماموں محمد اجمل صاحب مقیم جرمنی گزشتہ تین سال سے گردوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ دونوں گردوں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اس کی جگہ بازو میں لگی ہوئی ایک مشین کام کرتی ہے۔ ڈاکٹروں نے نئے گردے تجویز کیے ہیں۔ (الف)

(رفیق احمد ناصر دارالرحمت شرقی ربوہ)

- میرے بھائی عزیزم منصور احمد کا کراچی میں کان کا اپریشن ہوا ہے۔ کمزوری تاحال باقی ہے۔

(منصورہ شاہین بنت شیخ ممتاز رسول ربوہ)

احباب جماعت ان سب کے لیے دعا کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۵۵۷۱

میں بشریٰ پروین زوجہ منیر الرحمٰن صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باب الابواب ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۵-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر وصول شدہ ۔/۲۵۰۰ روپے
زیور بوزن ۲ تولہ مالیتی ۔/۴۰۰۰ "
سلائی مشین مالیتی ۔/۵۰۰ "

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاملۃ :- بشریٰ پروین باب الابواب ربوہ

گواہ شد نمبر ۱ :- منیر الرحمٰن۔ خاوند موصیہ باب الابواب ربوہ۔

گواہ شد نمبر ۲ :- محمد صدیق۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ :-

مسل نمبر ۲۵۵۷۲

میں بشیر احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب قوم گوجر پیشہ کاشتکاری و تجارت عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۲۰۳ ر ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۴-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱/۱ ۲۶ کنال زرعی اراضی مالیتی ۔/۴۵۰۰۰ روپے۔ ۲/ بھینس ۲ عدد بمعہ کٹی ایک عدد مالیتی ۔/۹۰۰۰ روپے۔ ۳/ نقد ۳۳۰۰ روپے ۴/ مکان ایک عدد مالیتی ۔/۲۰۰۰۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے سالانہ بصورت تجارت مویشیاں مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمدنی جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاملۃ :- بشیر احمد ولد محمد اسماعیل صاحب۔ چک نمبر ۲۰۳ ر ب ضلع فیصل آباد

گواہ شد نمبر ۱ :- محمد ابراہیم صاحب ولد رحمت اللہ صاحب۔ وصیت نمبر ۲۴۷۳۷

گواہ شد نمبر ۲ :- ماسٹر دین محمد ولد جمال دین صاحب۔ چک نمبر ۲۰۷ گ ب ۵ خاص ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۵۵۷۳

میں رشیدہ بی بی زوجہ سعید احمد صاحب بٹ۔ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانانوالہ چک نمبر ۲۰۳ ر ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۳-۱۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱/ ۲۶ کنال زرعی اراضی مالیتی ۔/۴۵۰۰۰ روپے۔ ۲/ بھینس ۲ عدد بمعہ کٹی ایک عدد مالیتی ۔/۹۰۰۰ روپے۔ ۳/ نقد ۳۳۰۰ روپے ۴/ مکان ایک عدد مالیتی ۔/۲۰۰۰۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے سالانہ بصورت تجارت مویشیاں مل رہے ہیں اور مبلغ ۔/۲۰۰۰ روپے سالانہ آمدنی جائیداد مندرجہ بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاملۃ :- بشیر احمد ولد محمد اسماعیل صاحب۔ چک نمبر ۲۰۳ ر ب ضلع فیصل آباد

گواہ شد نمبر ۱ :- محمد ابراہیم صاحب ولد رحمت اللہ صاحب۔ وصیت نمبر ۲۴۷۳۷

گواہ شد نمبر ۲ :- ماسٹر دین محمد ولد جمال دین صاحب۔ چک نمبر ۲۰۷ گ ب ۵ خاص ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۵۵۷۴

میں سعید احمد بٹ ولد کریم بخش صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ معماری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰۳/۴۰۵ مانانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۳-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان تعمیر بر قبہ ۵ مرلے زمین مالیتی ۔/۳۰۰۰۰ روپے (۴ کمرے)

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت معماری مل رہے ہیں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

بابیخ مرلہ زمین پر تعمیر کچا مکان مالیتی ۔/۴۰۰۰ روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند ۔/۲۵۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاملۃ :- رشیدہ بی بی زوجہ سعید احمد بٹ صاحب۔ مانانوالہ ۲۰۳/ر ب ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد نمبر ۱ :- عبدالقادر ۲۰۳/ر ب مانانوالہ ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد نمبر ۲ :- حبیب احمد مربی سلسلہ گھڑیالہ ضلع فیصل آباد

مسل نمبر ۲۵۵۷۴

میں سعید احمد بٹ ولد کریم بخش صاحب مرحوم قوم بٹ پیشہ معماری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰۳/۴۰۵ مانانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۳-۱۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

مکان تعمیر بر قبہ ۵ مرلے زمین مالیتی ۔/۳۰۰۰۰ روپے (۴ کمرے)

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۵۰۰ روپے ماہوار بصورت معماری مل رہے ہیں۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاملۃ :- سعید احمد بٹ۔ مانانوالہ ضلع فیصل آباد

گواہ شد نمبر ۱ :- عبدالقادر صاحب مانانوالہ ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد نمبر ۲ :- حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ :-

مسل نمبر ۲۵۵۷۵

میں تاج بی بی زوجہ غلام مصطفیٰ بٹ صاحب قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۰۳/ر ب ملک پور ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۳-۱۸ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زیور بوزن ایک تولہ مالیتی ۔/۲۰۰۰ روپے۔ حق مہر وصول شدہ ۔/۲۵۰۰ روپے نقد ۔/۱۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت محنت سلائی مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاملۃ :- تاج بی بی زوجہ غلام مصطفیٰ بٹ صاحب۔

گواہ شد نمبر ۱ :- عبدالقادر صاحب۔ مانانوالہ ضلع فیصل آباد۔

گواہ شد نمبر ۲ :- حبیب احمد صاحب۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ گھڑیالہ ضلع فیصل آباد۔

امۃ الحی لائبریری کے بارے میں

اہم اعلان

حضرت سیدہ امۃ الحی بیگم صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ کی یادگار کے طور پر قائم کی جانے والی "امۃ الحی لائبریری" کا اجراء ۱۶ ستمبر ۱۹۲۷ء کو قادیان میں ہوا۔ بعد ازاں یکم نومبر ۱۹۵۰ء کو ربوہ میں اس کا اجراء کیا گیا۔ ایک عرصہ تک خواتین اس لائبریری سے استفادہ کرتی رہیں لیکن کچھ عرصہ سے ممبرات اور کتب کی کمی کی وجہ سے اس لائبریری کی افادیت میں کمی ہو رہی ہے۔ لجنہ مرکزیہ اس بات کی خواہشمند ہے کہ اس کو از سر نو ایک اعلیٰ اور معیاری لائبریری بنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ لہٰذا اس ضمن میں لجنات اماء اللہ کی ممبرات سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً تعاون کی درخواست ہے۔ نیز عرض ہے کہ

(۱) اگر آپ کے پاس کتب سلسلہ، عربی، اردو، انگریزی ادب سے متعلق کتب قابل استعمال حالت میں موجود ہوں تو انہیں لائبریری کے لئے بطور عطیہ بھجوائیں یا مناسب قیمت پر فروخت کر دیں

(۲) مخیر خواتین و حضرات کے مالی تعاون سے لائبریری کے معیار کو بہتر بنانے میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔ لہٰذا اس طرف بھی خاص توجہ فرمائی جائے

(۳) لائبریری کے فروغ کے سلسلہ میں قابل عمل کارآمد تجاویز کا خیر مقدم کیا جائے گا۔

(۴) وہ خواتین جو قبل ازیں اس لائبریری کی ممبر رہ چکی ہیں۔ ان کے گھروں میں اگر لائبریری کی کتب قابل واپسی موجود ہوں تو وہ فوراً انہیں واپس بھجوا دیں۔

اس وقت اس کتب خانہ میں بہت کم کتب موجود ہیں۔ کچھ کتابیں کثرت استعمال کی وجہ سے ناقابل استعمال ہو چکی ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ خواتین کو نئے ادب سے روشناس کروانے کی ضرورت ہے لہٰذا اس ضمن میں تمام مصنفین و پبلشرز سے بھی درخواست ہے کہ وہ لائبریری میں اپنی کتب کا عطیہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

بازیافتہ انگوٹھی

چند روز قبل عزیزم فرید احمد ناصر کو جامعہ نصرت کے قریب ایک چاندی کی بالکل نئی انگوٹھی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

(نور احمد عابد۔ خدمت مرکز
اقصیٰ چوک۔ ربوہ)

"ارشادات عالیہ" (صفحہ اوّل سے آگے)

یہی حال دُعا کا ہے اور بعینہٖ اسی طرح دعا نشو و نما پاتی اور مُثمر بثمرات ہوتی ہے۔ جلد باز پہلے ہی تھک کر رہ جاتے ہیں اور صبر کرنے والے مآل اندیش استقلال کے ساتھ لگے رہتے ہیں اور اپنے مقاصد کو پا لیتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم ص ۴۱۵-۴۲۰)

امریکہ میں داخلے کے خواہشمند

طلبہ متوجہ ہوں

امریکہ کے تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے مشورہ، تعاون اور راہنمائی خود طالبعلم کے لئے بہتر ہوتی ہے۔ ایسی تفاصیل درج ذیل پتہ سے خط و کتابت کر کے حاصل فرما سکتے ہیں۔

DEPT OF. COUNSELLING 4522 PERSHING
BEAUMONT, TX, 77705 U.S.A

(الطاف قدیر کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم مرزا نفیس احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۲۸ اگست ۱۹۸۴ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم مرزا عبدالرؤف صاحب آف لاہور کی پوتی ہے اور مکرم میجر الطاف الرحمٰن صاحب آف لاہور کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے خادمۂ دین بنائے آمین۔

(مرزا ناصر احمد سمن آباد لاہور)

خاکسار کے بڑے بھائی محمد اکبر خاں آف دارالعلوم غربی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر اللہ بخش صاحب آف دساوہ والہ ضلع اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

(نصیر الدین قمر وقف جدید۔ ربوہ)

NO PASS, NO FEE,
GUARANTEE.
شاہ جی ٹینٹ سروس کی طرف سے
خدمت کی ایک اور پیشکش
شاہ جی ٹیوشن سنٹر
ایف ایس سی، میٹرک اور مڈل
کے طلباء و طالبات کیلئے
مضامین: انگلش، ریاضی اور سائنس
: یکے از خدمات :
شاہ جی ٹینٹ سروس: اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ

امریکہ، سویڈن، ناروے، آسٹریلیا لنڈن، جرمنی، ڈنمارک، الغرض دنیا کے کسی بھی ملک جانے والے حضرات کیلئے
ایک اور پیش رفت
ہوائی جہاز میں سفر کی بہترین سہولت حاصل کرنے کے لیے اور ٹکٹ کے حصول میں آسانی کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں۔
عبدالمصوّر
سکائی سٹار ٹریولز
گورنمنٹ لائسنس نمبر ۲۲۵
سید موج دریا روڈ ایڈورڈ روڈ) بالمقابل پوسٹ آفس فلیٹس نزد اے جی آفس لاہور

مکان کرایہ کیلئے خالی ہے
ایک مکان بالمقابل ڈاکٹر منیر احمد صاحب کرایہ کے لیے خالی ہے۔ سوئی گیس پانی، فلش تین کمرے، گیلری کچن باتھ روم۔
ڈاکٹر منیر احمد خان
(دارالنصر غربی ربوہ)